سوال

(66) عبادات یا معاملات میں رسول اللہ ﷺ کے خلاف می   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عبادات یا معاملات میں رسول اللہ ﷺ کے خلاف میں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے یا مجتہدین کے قول پر عمل کرنے سے آدمی گناہ گار ہوتا ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ ہے کہ مخالفت رسول اللہ ﷺ کی ہر طرح ناجائز ہے۔ اور گناہ گار ہوگا۔ جیسا کہ قرآن شریف سے صاف ظاہر ہے۔۔۔ قرآن۔۔۔ البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں بھلائی۔۔۔ قرآن۔۔۔ ترجمہ۔ پس قسم ہے تیرے پروردیگار کی نہیں ایمان لاویں گے یہاں تک کہ بنایئں تجھ کو حکم بیچ اس چیز کے کہ پڑے جھگڑا درمیان ان کے (سید محمد نزیر حسین)

سازباد خدایا دل ویرانے را یامدہ مہربتان ہیچ مسلمانے را

مخفی نہ رہے کہ حقیقت تقلید کی علمائے حنفیہ متاخرین کے نزدیک عبارت اس سے ہے کہ کلام کسی غیر معصوم کا اپنے اوپر بلا دلیل شرعی کے لازم کرلینا اور اس کو مستحکم پکڑنا حالانکہ یہ طرق مذموم تشریح جدید مخالف حکم خدا تعالیٰ ہے اس لیئے کہ بندگان خدا ماموروں مجبور اوپر التزام احکام و کلام خدا اور رسول ﷺ کے ہیں۔ نہ غیر کے چنانچہ سورہ یوسف وغیرہ میں خدا فرماتا ہے۔ ان الحکم الا اللہ   حکم صرف اللہ تعالیٰ کے لیئے ہے۔ اسی التزام کلام غیر پر اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کو الزام دیا۔ اور رد کیا چنانچہ سورۃ توبہ میں فرماتا ہے۔   لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

كذافي التفسير الجلالين والتفسير البيضاوي والتفسير الكبير وغيره

پس عباد اللہ پر اطاعت خدا اور رسول ﷺ کی واجب ہے۔ نہ غیر کی چنانچہ خدا تعالیٰ سورہ محمد میں فرماتا ہے۔۔۔ قرآن 2۔۔۔ اور سورہ نساء میں فرماتا ہے۔۔۔ قرآن۔۔۔

اور بغور ملاحظہ کرو کہ مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی تحت اسی آیت مذکورہ کے تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں۔ کہ اطاعت 1 امام مشروط و مقید است بہماں چیز ہا کہ معصیت آنہا ز شرع معلوم نہ باشد والا اطاعت فرض نمی ماند و رجوع باحکام قرآن دادا امر و نواہی پیغمبر ﷺ باید نمود۔

اور اسی طرح تفسیر عزیزی مطبوعہ لکھنوص 410 میں مولانا اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔۔۔۔ قرآن۔۔۔۔

1۔ انہوں نےاپنے علماء اور پیروں کو خدا کے سوا اپنا رب بنا لیا۔ 2۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔ 3۔ اللہ اور رسول اور اپنے حاکموں کی اطاعت کرو اگر کسی چیز میںتمہارا اختلاف ہوجائے۔ تواس کا فیصلہ اللہ اور رسول سے کرالو۔ اگر تم قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔

کہ اس آیت میں دو طریقوں سے تقلید کا ابطال ہے۔ پہلا یہ کہ مقلد سے پوچھنا چاہیے کہ جس کی تو تقلید کرتا ہے۔ وہ محقق ہے یا نہیں اگر محقق نہیں ہے تو تو اس کی تقلید کیو ںکرتا ہے۔ اور اگر محقق سمجھتا تو اس کو کس طرح سے سمجھتا ہے۔ کیا کسی کے بتانے سے یا از خود اگر کسی کے بتانے سے سمجھتا ہے تو یہی سوال اس کے متعلق ہوگا۔ اور اسی طرح دور لازم آئے گا۔ اور اگر تو اپنی عقل سے سمجھتا ہے کہ وہ محقق ہے تو تو اس عقل کو معرفت حق میں کیوں خرچ نہیں کرتا اور کیوں اپنےلئے تقلید کی عار گوارا کرتا ہے۔

دوسرا اس طریق سے کہ جس کی تو تقلید کرتا ہے اس نے بھی یہ مسئلہ کسی دلیل سے حاصل کیا ہے یا کسی کی تقلید سے تو اگر وہ بھی کسی کی تقلید کرتا ہے تو2 تو اور وہ برابر ہوں گے اس کےلئے وجہ ترجیح کیا ہے کہ تو اس کی تقلید کرے اور اگر اس نے اس کو دلیل سے معلوم کیا ہے تو اس کی ترقلید تو یہ ہے کہ تو بھی اس کو دلیل سے معلوم کرے ورنہ تو اس کا مقلد نہ ہوگا بلکہ مخالف ہوگا اور اگر تو بھی دلیل سے معلوم کرے گا تو تقلید ضائع ہوجائے گی۔ تمام ہوئی عبارت تفسیر عزیزی اور اسی طرح امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں۔ تم بھی تفسیر عزیزی اور تفسیر کبیر کو بچشم خود دیکھنا کہ تم کو یقین ہوجائے ا۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ تم لوگ ادنی دنیا کے مقدمہ کےلئے لندن پہنچتے ہو اور مقدمہ دین سے سراسر غافل نہاد ہو۔ اور مضمون اس آیت کریمہ۔۔۔ قرآن۔۔۔۔۔ سے تم قیامت میں پرسش ہوگی اور خداوند کریم سورہ قمر میں فرماتا ہے۔۔۔۔۔ قرآن۔۔۔ ترجمہ۔ اردو میں ہے۔ اس کے معنی سے واقف ہوجاؤ اور ہم ایسے مقلد مثل شتر بے مہار کے نہیں ہیں۔ کہ ہر کسی کی بات بلا دلیل مان لیں ہم تو رعیت اور محکوم خدا اور رسول ﷺ کے ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11 ص 209-212

محدث فتویٰ